قسط ۱۸

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

محمد طفیل

داخلہ نمبر ۳۷۹۲ مخطوطہ نمبر ۴۶

- نام تہذیب النشر فی القراءات العشر وخزانۃ القراءات۔ فن تجوید
- تقطیع $\frac{۹ \times ۶}{۶\frac{۱}{۲} \times ۳\frac{۱}{۲}}$ حجم ۳۳۰ صفحات سطر فی صفحہ ۲۱
- نام مصنف ابوالخیر محمد بن محمد المتولی سن تالیف معلوم نہیں ہو سکا۔
- نام کاتب کہیں مرقوم نہیں۔ سن کتابت ۱۲۸۲ھ مقام کتابت قاہرہ۔
- خط معمولی نسخ روشنائی صمغ دودی معمولی عنوانات سرخ رنگ۔
- کاغذ دستی مصری قطنی زبان عربی

آغاز — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ قال الفقیر محمد المتولی الشافعی الخلوتی احسن اللہ عواقبہٗ وبلغہ فی الدارین مآربہٗ الحمد للہ الذی یہدی من یشاء الی صراط مستقیم والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد المبعوث بالآیات والذکر الحکیم وعلی آلہ واصحابہ ذوی القدر الفخیم والاجر العظیم۔

انتہاء — تم ھذا الکتاب یوم الخمیس المبارک ثمانیۃ عشر خلت من شہر شعبان المبارک الذی ھو من سنین ۱۲۸۲ھ الف ومائتین واثنین وثمانین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم......

امام القراء شیخ شمس الدین محمد بن محمد الجزری (۸۳۳ھ) نے علم تجوید وقراءت پر بہت سی مشہور کتابیں لکھیں۔ ان میں غالباً "النشر فی قراءات العشر" سب سے بڑی کتاب ہے۔ ابن الجزری نے اپنی اس کتاب کو خود ہی مختصر بھی کیا ہے۔ جس کا نام انھوں نے "تہذیب النشر" رکھا ہے،

یہ کتاب "النشر فی قراءات العشر" ہر زمانے میں قراء اور مجوّدین میں مقبول و معروف رہی ہے۔ مختلف زمانوں میں اس کی تلخیص اور شرح ہوتی رہی ہے۔ شیخ ابن الشحنۃ الحلبی ابوالفضل محمد بن محمد المتوفی ۸۹۰ھ نے بھی اس کی ایک تلخیص تیار کی تھی۔ بارھویں صدی کے مشہور ترک عالم شیخ مصطفےٰ بن عبدالرحمان الازمیری متوفی ۱۱۵۰ھ نے بھی کتاب النشر کا ایک ملخص تیار کیا جو ترکی میں بہت مقبول ہُوا۔

زیرِ نظر مخطوطہ جس کا نام مصنف نے "تھذیب النشر فی قراءات العشر وخزانۃ القراءات" رکھا ہے۔ اوائل قرن چہاردہم کے مشہور مصری شیخ محمد بن احمد بن عبداللہ المتولّی المقری المصری المتوفی ۱۳۱۳ھ کی تصنیف ہے اور ابن الجزری کی "کتاب النشر" کی تلخیص ہے۔

مصنف کا تذکرہ ہم مخطوطہ نمبر ۵۴۲ کے بیان میں کر چکے ہیں۔ مصنف کے نام و نسب میں خاصا اختلاف ہے۔ اس نسخے پر مصنف کا نام محمد بن محمد بن محمد المتولّی لکھا ہُوا ہے۔ معجم المطبوعات ص ۱۶۱۷ پر ان کا نام محمد بن عبداللہ الضریر المتوفی ۱۳۱۳ھ لکھا ہُوا ہے۔ استاذ خیرالدین الزرکلی نے اپنی کتاب الاعلام ج ۶ ص ۲۴۶ پر ان کا نام محمد بن احمد بن عبداللہ المتولّی لکھا ہے۔

استاذ زرکلی نے ان کی مصنفات کی فہرست میں زیرِ نظر مخطوطہ کا ذکر نہیں کیا۔ شاید انھیں اس مخطوطہ کی اطلاع نہ مل سکی ہو۔ کاتب نے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہے:

"توفی المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ عَلَیہ فی وقت فجر یوم السبت، وھو الحادی عشر من شھر ربیع الاوّل سنۃ ثلاثۃ عشر وثلاث مآئۃ بعد الالف من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا افضل الصلوٰت والسلام"

خزانۂ تیموریۃ القاہرہ کی فہرست ج دوم صفحہ ۲۹۶ پر مصنف کا ذکر موجود ہے، مگر اس میں بھی اس مخطوطہ کا ذکر نہیں ہے۔

ہمارے علم میں اس کتاب کے چھپنے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

شیخ المتولّی ۱۲۹۳ھ سے غالباً اپنی وفات کے سال تک مسلسل جامع ازہر کے شعبہ قراءت میں "شیخ القراء اور رئیس الاساتذہ" تھے۔ اور اس بیس سال کی طویل مدت میں انھوں نے اپنے فن پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ جن میں سے "بدیعۃ الغرر، مقدمہ فی قراءۃ ورش، منظومۃ القراءات،

اور الوجوہ المسفرۃ فی اتمام قراءات الثلاث المتممۃ للعشرۃ چھپ چکی ہیں۔ اور الروض النضیر، رسالۃ الضاد، توضیح المقام، خزانۃ القراءات اور فن تجوید کے متعدد رسالے مخطوطات کی صورت میں مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں جو ہمارے علم کی حد تک تاحال کہیں نہیں چھپے ہیں۔

زیرِ نظر نسخہ مکمل ہے اور بڑی اچھی حالت میں ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ اور کتاب کا متن سیاہ روشنائی سے ہے۔

نسخہ کے آخر میں کاتب نے کتابت کی دو تاریخیں لکھی ہیں، ایک ۷ رجب ۱۲۸۱ھ اور دوسری ۱۸ شعبان المبارک ۱۲۸۲ھ۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کی زندگی ہی میں جب کہ مصنف ابھی ازہر سے وابستہ نہیں ہوئے تھے اس کتاب کو اتنی مقبولیت حاصل ہو چکی تھی کہ شائقینِ فن اس کی نقول حاصل کیا کرتے تھے۔ اور موجودہ مخطوطہ کا منقول عنہا نسخہ ۱۲۸۱ھ کا لکھا ہوا تھا۔ جس سے نسخہ نقل کیا گیا۔ یہ بات قرینِ قیاس ہے کہ منقول عنہ نسخہ اصل نسخہ مصنف سے نقل کیا گیا ہو۔ اور یہ نسخہ بھی نقل کے بعد مصنف کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا ہو۔

اگرچہ اس نسخہ پر کہیں بلاغ کا نشان موجود نہیں ہے۔ لیکن حاشیہ پر کہیں کہیں لفظی اضافے یہ بتاتے ہیں کہ اسے بار بار دیکھ کر غالباً مصنف کے سامنے مکمل کیا گیا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب